سردار انبیاءؐ

علامہ سید کلب احمد مانیؔ جائسی

تجھ سے بڑھ کر ذاتِ باری کے سوا کوئی نہیں
وہ ہے رب العالمیں، تو رحمۃٌ للعالمیں

عالم ایجاد تیری ہی تجلّی کی نمود
تیرے نور پاک سے معمور افلاک و زمیں

سعیٔ نے تیری مٹا ڈالی بنائے جہل و کفر
علم اور وحدت پرستی اب ہے بنیادِ یقیں

تھا جہاں تاریک تیری رونق افروزی سے قبل
تو ہے اس آفاق کی ظلمت میں خورشید مبیں

قطعہ

جتنے پیغمبرؑ ہوئے مبعوث تجھ سے پیشتر
ہستیاں یا شاہِ دیں! بے فائدہ اُن کی نہ تھیں

کام تو آیا وجودِ انبیائے ما سبق
تیرے مقدم کے لئے ہموار کرتے تھے زمیں

رہبر صدق و صفا ہے تیرا ہر قول و عمل
ہادیٔ ہر جادہ و منزل، چہ دنیا و چہ دیں

دین و دنیا کیا ہیں، تیرے داہنے بائیں قدم
یہ قدم چھوٹیں تو پھر کوئی ٹھکانا ہے کہیں

تیرے در پر جبہہ سائی افتخارِ جن و انس
ناز کرتی ہے یہاں جھک کر ملائک کی جبیں

حیدرؑ و زہراؑ و سردارانِ شبّانِ جناں
معجزے ہیں تیری تعلیمات کے یا شاہِ دیں

نور تیرے عارضِ تبلیغ کا حُسنِ حسنؑ
گل ترے باغ ریاضت کا حسینؑ ایسا حسیں

تیرے بابِ رحم پر خم ہو کے پائی ہے پناہ
جس کو ٹھکراتے رہیں دنیا کے منعم، وہ جبیں

تمتِ انعام ہے، تو آخری پیغام ہے
آگے رب کا نام ہے یا شاہِ ختم المرسلینؐ

آرزوئے یک نگاہ رحمت و رافت میں ہے
یہ ترا ادنیٰ ثناگر مانیؔ زار و حزیں

فخر موجوداتؐ

اے شہِ کونین! اے پیغمبرِ ختمی مآبؐ!
سجدہ گاہِ جن و انس و قدسیاں تیری جناب

دَرسِ عرفانِ صفاتِ کبریا تجھ سے مِلا
سکّہ رائج تیری تعلیمات سے توحید کا

اللہ اللہ! راہِ حق میں وہ تری قربانیاں
آج تک اونچا ہے جن کی وجہ سے حق کا نشاں

مظہرِ اوصافِ باری، منبعِ لطفِ عمیم
رحمۃٌ للعالمین ومعنِ خلق عظیم

فخر کہہ کر فقر کو اے خسرو دُنیا و دیں
تو نے محتاجوں کو شاہوں کا بنایا ہم نشیں

ماحیِ کفر وضلالت، قاسم خلد و جحیم
پیشوائے مرسلاں، ہادئ راہِ مستقیم

تیرے مقدم کے لئے ڈالی ہے بنیادِ جہاں
سید لولاک تو ہے وجہِ ایجادِ جہاں

مایۂ نازِ عرب، یا شاہ تیری ذات ہے
بلکہ اے شاہ شہاں تو فخر موجودات ہے

تیری خدمت افتخارِ فاتحِ بدر وحنین
اے حبیب کبریا، جدالحسنؑ جد الحسینؑ

تیری توصیف اور زبانِ ماتیؔ کج مج بیاں
یہ وہ منزل ہے جہاں عاجز ہے سعی قدسیاں

صرف اتنی التجا ہے اور بس ختمِ کلام
اس طرف بھی اک نظر، شاہِ دو عالم والسّلام

نعت مرسل اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تہذیب نگروری، لکھنؤ

کرنوں کی طرح پھیلے ہیں آثارِ محمدؐ
ممنون ہیں اسلام کے کفارِ محمدؐ

مرتے ہیں فقط نام کو اس دہر میں، ورنہ
ہر موت سے آزاد ہیں بیمارِ محمدؐ

ہے عظمتِ کردار میں واللہ اکیلا
ہم کو تو خدا لگتا ہے کردارِ محمدؐ

یوسفؑ کے خریدار تو تھے سیکڑوں لیکن
اللہ ہے بس ایک خریدارِ محمدؐ

دشمن کو دعا دیتا ہے حملوں کے عوض میں
اسلام بنا جاتا ہے کردارِ محمدؐ

کیوں ذکر کرے طور کا وہ شخص جہاں میں
جو روز پیئے شربتِ دیدارِ محمدؐ

معراجِ نبیؐ حیدرؑ کرّار سے پوچھو
ہے نفسِ نبیؐ محرمِ اسرارِ محمدؐ

صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہوتا ہے کیسے
یہ بات بتا دیتی ہے رفتارِ محمدؐ

بعثت کی خوشی کیوں نہ ہو اربابِ ولا کو
قرآن ہے بس آج سے گفتارِ محمدؐ

تہذیبؔ کی توہین ہے جنّت کی تمنّا
مل جائے اِسے سایۂ دیوارِ محمدؐ